یہ نہ صرف انتہا پسندی ہے بلکہ مذہبی دہشت گردی بھی ہے۔

بار بار ایک ہی طرح کی شرانگیزی کو روکنا اب مسلمان ممالک کے سربراہان کی اولین ذمہ داری ہے۔ وہ اس کا نوٹس لیں اور ڈنمارک سے محض احتجاج نہ کریں بلکہ ایک قدم بڑھ کر صحیح معنوں میں بائیکاٹ کریں۔ سفارتی تعلقات منقطع کر دیں۔ اقتصادی رابطے ختم کریں۔ اس لیے کہ ڈنمارک کی بے شمار مصنوعات جن میں ڈیری مصنوعات اسلامی ممالک میں برآمد کی جاتی ہیں۔ حسن اتفاق ہے کہ مارچ 2008ء میں اسلامی سربراہی کانفرنس سینگال کے دارالحکومت ڈاکار میں منعقد ہو رہی ہے۔ ایجنڈے میں سب سے زیادہ اہمیت اسی مسئلہ کو ہونی چاہیے اور تمام مل کر ایک موقف اختیار کریں اور دنیا پر واضح کر دیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حرمت کے لیے ہم بڑی سے بڑی قربانی دینے کے لیے تیار ہیں۔

اُمید ہے اگر تمام سربراہان نے بیک زبان کوئی فیصلہ صادر کر دیا۔ اگلے لمحے ہی ڈنمارک اور اس قبیل کے لوگوں کو دن میں تارے نظر آ جائیں گے اور آئندہ کسی بدبخت کو ایسی جرات نہیں ہوگی۔ خدانخواستہ اگر اسلامی سربراہ اس بات پر متفق نہ ہوئے تو یہ موجودہ صدی کی سب سے بڑی بدقسمتی ہوگی۔

☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆

## کسووو کی آزادی...... تمام اہل اسلام کو مبارک

17 فروری کو کسووو کے وزیراعظم ہاشم تھاچی نے کسووو کی آزادی کا اعلان کر کے یورپ میں ایک نئے اسلامی ملک کی بنیاد رکھ دی ہے۔ یہ ملک البانیہ سے ملحق ہے۔ اس کا کل رقبہ 10.877 مربع کلومیٹر ہے۔ زیادہ تر آبادی البانوی نژاد ہے۔ موجودہ آبادی 20 لاکھ کے قریب ہے اور 90% مسلمان ہیں۔ اپنی آزادی کے لیے تقریباً 13000 مسلمانوں نے جامِ شہادت نوش کیا اور لاکھوں بے گھر ہوئے۔ اب جبکہ یہ اسلامی ممالک میں شامل ہوا ہے اس کو ایک آزاد اسلامی ملک کے طور پر تسلیم کرنے میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔ ہم اس موقعہ پر تمام اہل اسلام کو اس نئی آزاد اسلامی ریاست کے قیام پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کسووو کے مسلمانوں کو استقامت سے نوازے۔ آمین۔